

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# اشارات

رمضان کے مبارک مہینے کا خیر مقدم ۱۵ شعبان سے شروع ہو جاتا ہے۔ لاکھوں کروڑوں اہل ایمان کے ساتھ میں بھی اس قافلہ خیر و برکت کا استقبال کرتا ہوں۔ یہ دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ اس ایمانی و تعبدی اور روحانی و اخلاقی ابرہہاری کی گہرا پاشیوں سے تمام اہل ایمان، تمام خدامانِ دین، تمام احباب و اصداق اور تمام محسنوں اور خیر خواہوں کے ساتھ مجھے بھی دامنِ شوق بھر لینے کی توفیق دے۔

یہ تھوڑا سا وقت آٹے کا اور جلد گزر جائے گا، مگر کتنے ہی اربابِ شوق کے سینوں میں یہ صبر و تقویٰ کے فانوس روشن کر جائے گا اور کتنے ہی مستانِ ہوس کے چہروں پر کلونس چھوڑ جائے گا۔

قیامت میں کچھ لوگ ہوں گے جن کے لیے روزہ سفارشی بن جائے گا۔ اور کچھ وہ ہوں گے جن کے منہ خانہ رویے کی وجہ سے وہ ان کی سزا کا باعث بنے گا۔

میرا یہ عجیب مشاہدہ ہے کہ ہمارے وہ مسلمان بھائی جو سارا سال بظاہر خدا فراموش اور نادرکِ دین دکھائی دیتے ہیں، ان کی ایک بڑی تعداد کی حالت رمضان کے ہلال کی جلوہ نشانی کے ساتھ ہی یکایک بدل جاتی ہے۔ جگہ جگہ بے شمار نئے لوگ مسجدوں کی طرف لوٹ پڑتے ہیں۔ گھر گھر سے قرآن پڑھنے کی صدا بلند ہونے لگتی ہے۔ سحری کے وقت دُور دراز دیہات میں بھی ہر طرف چہلپوں اور نمودنوں میں بھی آگیں جلنے لگتی ہیں۔ افطاری کی تیاری کے لیے پہلی پہلی شروع ہو جاتی ہے۔ خیرات و صدقات دیئے جانے لگتے ہیں۔ لوگ دوسروں کو افطاریاں کراتے ہیں۔ مسجدوں میں سامانِ افطار بھجواتے ہیں، دوستوں اور

عزیزوں کو بھی اور غربا کو بھی کھانا کھلاتے ہیں۔ تراویح کے لیے بڑی مسجدوں میں کئی کئی صفیں کھڑی ہوتی ہیں اور بیشتر مقامات پر مہینے میں پورا قرآن سننے کا انتظام ہوتا ہے۔ بالعموم روزہ داروں میں عام حالت کے مقابلے میں حرام سے بچنے اور بدگوئی اور جھگڑے سے احتراز کرنے کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ یعنی روزہ دار کو گناہوں کے حملے سے بچنے کے لیے ڈھال مل جاتی ہے۔

لادینیت پسند قوتوں اور سیکولر سٹ سیاست بازوں اور بدآموز ذرائع ابلاغ کی اُگائی ہوئی جوڑہر ملی فصل چاروں طرف پھیل چکی ہے، رمضان کا سیل نور اس کے اثرات کے بڑے حصے کا صفایا کہ جاتا ہے۔ رمضان کے دوران میں طاغوتی رجحانات دب دبا کر چھوٹے موٹے رخنوں میں سے کام کرتے رہتے ہیں۔ مگر کھلے بندوں وہ اپنی دکانیں رمضان کے رخصت ہونے پر ہی لگاتے ہیں۔ اسی طرح علاقائیت اور لسان پرستی اور نسل و خاندان کا غرور و اقیانوس دن ملیا میٹ ہو جاتا

صلہ حدیث کا یہ بیان برحق ہے کہ رمضان میں شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں، مگر یہاں مراد شیاطین جن ہیں، کیونکہ شیاطین انس تو ہمارے سامنے موجود رہتے ہیں۔

یعنی اصل طواغیت و شیاطین نے جو کام پہلے سے کر رکھا ہوتا ہے۔ وہ کام جاری رہتا ہے۔ مثلاً قسم قسم کی بدعتیں گیاں، قسم قسم کے فاسد افکار، قسم قسم کے مکروہ عادات، جرائم اور حرام خوردی کی علتیں جو برسوں کی محنتوں سے شیاطین نے پیدا کی ہوتی ہیں۔ بس یک قلم میٹ نہیں جاتیں، بس ان کا زور کم ہو جاتا ہے اور ان کے مقابلے میں قوتِ خیر پہلے سے زیادہ مضبوط ہونے لگتی ہے۔

اسی طرح شیاطین جن نے جو شیاطین انس پیدا کیے ہوتے ہیں وہ معاشرے میں موجود رہتے ہیں جن اداروں کو انہوں نے اپنے ڈھب پر تیار کر دیا ہے، یا جن کے اندر خرابیوں کے جال پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ سب کچھ بھی کالعدم نہیں ہو جاتا ہے۔

روزہ دار کو ان بلاؤں سے عہدہ برآ ہونا پڑتا ہے۔ ورنہ رمضان میں کوئی آزمائش رہے ہی نہیں۔

ہے۔ جس دن دنیا بھر کے علقوں سے مختلف بولیاں بولنے والے اور کئی نسلوں اور خاندانوں نے مل کر رکھنے والے لوگ ایک ہی مرکز توحید پر جمع ہو کر ایک جیسے جامہ احرام میں بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے لبیک اللہ لبیک کہتے ہیں۔ اور مل کر منیٰ و عرفات اور مزدلفہ جاتے ہیں اور قربانیاں پیش کرتے ہیں۔

جو حکومتیں اسلام کا راستہ روکے کھڑی ہیں، جو لادین قوتیں اسلامی قانون کو پاس نہیں ہوتے دیتیں اور جو کمیونسٹ اور ملحد عناصر مسلمان قوم کو بگاڑ کر پاکستان کی غایت وجود کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اور نتیجہً اس وجود کی وجہ جواز کی نفی کرنا چاہیے ہیں۔ انہیں جانتا چاہیے کہ یہ نازی اور رونے اور حج اور صدقات، قرآن اور حدیث کے علوم، ہماری چودہ سو سال کی تاریخ — اور اس کے ساتھ جبرامی ہدیٰ لمبی تاریخ اقبیاء، ہماری تقریبیں، ہمارے شعار، ہماری اقدار اور ہماری روایات اتنی بڑی قوت ضرور ہیں کہ وہ مطالبہ نظام اسلامی اور تقاضائے نفاذ قانون اسلامی کے لیے بار بار افراد اور جماعتوں اور تحریکوں کی لہریں اور ریٹے اٹھاتی رہیں گی، اور ایک نہ ایک ریٹے میں تمہارے قدم اکھڑ جائیں گے اور جب تک نہیں اکھڑیں گے، اسلامی تحریکیت کے ریٹے تمہیں کوئی سکھ کا سانس نہیں لینے دیں گے۔

ماہ رمضان بجائے خود لادینیت پسندوں کے لیے ایک زبردست تمحیض ہے۔

مقام افسوس ہے کہ یہ مقدس وقت جب کہ رمضان کا ابر رحمت ہمارے سروں پر چھایا ہوا ہے، جو نیچو صاحب نے برطانیہ میں مغربی طاقتوں کو یہ تسلی دلائی ہے کہ ہمارے دین شریعت وغیرہ نہیں آئے گی، ایسے کسی بل کے پاس ہونے کا خطرہ نہیں ہے، اور تم مطمئن رہو کہ ہم اسلام کو حکومت وعدالت کے دائرے میں گھسنے نہیں دیں گے۔

مرے اسلام کو اب فقہ ماضی سمجھو  
ہنس کے مس بولی تو بس مجھ کو بھی ماضی سمجھو

آہ ماہ رمضان۔۔۔ مغربیت کی "میں"۔۔۔ جو نیچر صاحب۔۔۔ مسلم لیگ۔۔۔ اور پاکستان  
کا مطلب کیا، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ!  
یا اللہ! اپنے پیچھے ہوئے ماہ رمضان کی برکت سے ہم فداکارانِ محمدؐ کو غیر مسلموں کے سامنے  
ذلیل ہونے سے بچائیے!

## تصحیح

ترجمان القرآن ماہ اکتوبر ۱۹۷۶ء شمارہ ۱۰۶ عدد میں ایک مضمون مولانا میر محمد حسین صاحب کا  
شائع ہوا ہے۔ اس میں سورہ قمرہ کی آیت ۷۷ کے اندراج میں ایک لفظ کی فاش غلطی ہوئی مگر  
نہ صاحبِ علم مضمون نگار کو قمرہ ہوئی، نہ کاپی پڑھنے والے رفیق کو اور آیت جوں کی توڑ  
چھپ گئی۔

اصل میں قرآن کی عبارت تَقِيحُوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ، مگر لفظ حَرَّمَ کی جگہ اَحَلَّ  
چھپ گیا جس سے مطلب ہی اُلٹ جاتا ہے۔

اس غلطی پر ہمیں بغیر فرخ صاحب نے ابو ظہبی سے تازہ خط میں مطلع کر کے بڑی نیکی کی۔ ان کے  
احساسات کے مطابق ہم سب لوگ جن کا تعلق کسی بھی حیثیت سے میر صاحب کے محولہ مضمون  
ہوا، اپنی کوتاہ کاری پر خدا سے طلبِ عفو کرتے ہیں۔ خصوصاً راقمِ بدیر سب سے بڑھ کر اس غلطی کا  
ذمہ دار ہے۔ وہ بھی خدا سے استغفار کرتا ہے۔ پشیر صاحب بھی ہمارے یہ دعا کریں اور دیگر  
حضرات بھی۔ نیز اپنے اپنے رسالوں میں تصحیح کر لیں۔

دافع رہے کہ اس قسم کی غلطیاں بالارادہ اور کسی منصوبہ کے تحت نہیں کی جاتی، بلکہ کوتاہی  
یا نادانستہ لغزش کی تعریف میں آتی ہیں۔ جان بوجھ کر کوئی مسلمان اپنی طرف سے قرآن کا کوئی لفظ نہ  
بدلتا ہے اور نہ پاس سے ڈالتا ہے۔ (دادارہ)